© rasailojaraid.com

مقالات

مولانا عبد الرحمٰن عزیز الٰہ آبادی

شہادتِ حسینؓ

شیعہ سنّی تاریخ کے آئینہ میں

خلفاءِ ثلاثہ کی شہادت:

ایرانیوں، یہودیوں، اور عیسائیوں کی سازش سے جب سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو ابولؤلؤ کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا، تو دامادِ رسولؐ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر جلوہ گر ہوئے۔ مگر یہ بھی مجوس و یہود کی سازش کے تحت ذوالحجہ ۳۵ھ کو جامِ شہادت نوش فرما کر مالکِ حقیقی سے جا ملے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس منصب کو بادلِ نخواستہ قبول فرمایا، اور ہمیشہ اپنے دورِ خلافت میں اپنے ہی محبوں کے ہاتھوں نالاں رہے جیسا کہ حضرت علیؓ کے اس خطبہ سے ظاہر ہے:

"خداوندا تو جانتا ہے کہ میں ان سے تنگ ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آچکے ہیں۔ مجھے ان سے راحت دے اور ان کو اس شخص کے ہاتھ مبتلا کر دے جس کے بعد مجھے یاد کریں۔ میں ان کا دشمن ہوں اور یہ میرے دشمن ہیں۔" (جلاء العیون ص ۲۲۹)

بالآخر اپنے ہی ایک محب کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (نہج البلاغۃ)

حضرت حسنؓ کی خلافت و وفات:

بعد ازاں اسلام دشمن عناصر نے حضرت حسن بن علیؓ کو خلیفہ بنا دیا مگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بخوفِ جنگ[۱] و جدال اور قتل و غارت گری، عنانِ حکومت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور اپنے والدِ بزرگوار کی وصیت پر پوری طرح عامل ہو گئے، جو انہوں نے اپنے آخر...

[۱] منہاج السنۃ لامام ابن تیمیہ ص ۱۲۱/۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایام میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو فرمائی تھی کہ:

"اے فرزند، جب میں دنیا سے مفارقت کروں اور میرے اصحاب تم سے موافقت نہ کریں تو تم کو خلوت نشینی اختیار کرنی چاہیئے۔" (جلاء العیون ص ۲۴۱ [۱])

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کو سچ کر دکھایا کہ:

"اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَسَیُصْلِحُ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" (بخاری شریف)

کہ "یہ میرا بیٹا سردار ہے، عنقریب ہی اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کرائے گا۔"

چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی بقول علامہ دمیری بعارضہ ذیابیطس اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ بعض نے زہر خورانی سے وفات لکھی ہے (منہاج السنۃ) اور بعض نے زہر خورانی کا الزام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور امیر یزید پر عائد کیا ہے۔ بطور نمونہ چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ "وَیُقَالُ اِنَّ مُعَاوِیَةَ قَدْ تَلَطَّفَ بَعْضَ خَدَمِهٖ اَنْ تَسْقِیَهٗ" (ابنِ عساکر ص ۲۲۶ / ۴)

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے کسی خادم سے ساز باز کر کے زہر پلانے کی ترغیب دی، چنانچہ اس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلا دیا۔"

۲۔ "تُوُفِّیَ الْحَسَنُ مِنْ سُمٍّ سَقَتْهُ زَوْجَتُهٗ بِنْتُ الْاَشْعَثِ قِیْلَ ذٰلِكَ بِاَمْرِ مُعَاوِیَةَ وَقِیْلَ بِاَمْرِ یَزِیْدَ۔"

"حضرت حسن رضی اللہ عنہ زہر کی وجہ سے فوت ہوئے جو ان کی بیوی جعدہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا امیر یزید کے اشارہ پر پلایا تھا۔" (ابو الفداء ص ۱۹۳ / ۱)

۳۔ "ذُکِرَ اِنَّ امْرَاَةَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ سَقَتْهُ السُّمَّ وَقَدْ کَانَ مُعَاوِیَةُ دَسَّ اِلَیْهَا" (مسعودی ص ۵)

یعنی "حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایماء پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلایا تھا۔"

۴۔ منظر حسین شیعہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

"جعدہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلایا تھا۔" (الشہید المسموم ص ۲۱۴)

---

[۱] نہج البلاغۃ ص ۸۳۶ / ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵- اسی طرح کی ایک روایت الاستیعاب میں بھی ہے کہ :

"قَالَتْ طَائِفَةٌ كَانَ ذٰلِكَ بِتَدْسِيْسِ مُعَاوِيَةَ اِلَيْهَا" (استیعاب لابن عبدالبر ص ۱۴۴/۱)

یعنی "حضرت حسنؓ کو امیر معاویہؓ کے اشارہ سے زہر دیا گیا۔ یہ ایک گروہ کا بیان ہے۔"

روایات پر تبصرہ :

اول الذکر تین روایات بصیغۂ مجہول (یُقَالُ، قِیْلَ، ذُکِیَ) مذکور ہیں۔ ایسی مہمل روایات نہ ہی باعثِ استدلال اور نہ ہی خود کوئی قوی دلیل بن سکتی ہیں۔ چوتھی روایت میں منظر حسن شیعہ نے کسی مؤرخ کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔ اور استیعاب کی روایت بھی "قَالَتْ طَائِفَةٌ" سے مذکور ہے۔ مگر اس قلیل گروہ کی نشاندہی ابن عبدالبر نے بھی نہیں کی اور نہ ہی روایت کی توثیق کی ہے۔ ایسی بے سند روایات کے مخترع وہی لوگ ہیں جو عظمتِ صحابہؓ کے دشمن ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بہتان تراشی ان کا شیوہ ہے۔

دیگر مؤرخین کا نظریہ :

ان کے علاوہ دیگر مؤرخین نے زہر خورانی کا ذکر تو کیا ہے مگر حضرتِ امیر معاویہؓ کا نام تک نہیں لیا۔ بطورِ نمونہ چند سطور پیش خدمت ہیں :

۱- "عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ قَالَتْ كَانَ الْحَسَنُ سُمَّ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَفْلِتُ حَتّٰى كَانَتِ الْمَرَّةُ الْاٰخِيْرَةُ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَاِنَّهٗ كَانَ يَخْتَلِفُ كَبِدُهٗ" (مستدرک حاکم ص ۱۷۶/۳ طبع بیروت)

"حضرتِ امِ بکر بنت مسور کا بیان ہے کہ حضرت حسنؓ کو متعدد بار زہر دیا گیا، ہر بار اس کے اثر سے محفوظ رہے مگر آخری بار کا زہر جان لیوا ثابت ہوا۔"

۲- "قَالَ عُمَيْرُ بْنُ اِسْحَاقَ دَخَلْتُ اَنَا وَ صَاحِبٌ لِّيْ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ لُفِظَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ كَبِدِيْ وَاِنِّيْ قَدْ سُقِيْتُ السُّمَّ فَلَمْ اُسْقَ مِثْلَ هٰذَا فَاَتَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَسَاَلَهٗ مَنْ سَقَاكَ فَاَبٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ"

(الاصابہ ص ۳۳۱/۱ طبع مصر)

"عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں اپنے دوست کے ہمراہ حضرت حسنؓ کے پاس گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرے جگر کے ٹکڑے گر رہے ہیں۔ مجھے متعدد بار زہر دیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گیا مگر اس دفعہ جیسا زہر نہیں پلایا گیا۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے زہر پلانے والے کا نام دریافت کیا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نام بتانے سے انکار کر دیا۔"

۳۔ امام ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں کہ:

"اِنَّ جَعْدَۃَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ سَقَتِ الْحَسَنَ السُّمَّ" (تہذیب ص ۲/۲)

یعنی "جعدہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلایا تھا۔"

۴۔ علامہ ابنِ کثیر البدایہ والنہایہ میں رقمطراز ہیں کہ:

"زہر خورانی کا الزام امیر یزید پر غیر صحیح ہے اور ان کے والدِ بزرگوار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو بطریقِ اولیٰ بری ہیں۔" (البدایہ والنہایہ ص ۴۳/۸)

۵۔ علامہ ذہبی نے المنتقیٰ میں ذکر کیا ہے کہ:

"امیر یزید اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زہر خورانی کا الزام غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور محب الدین الخطیب نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ "یہ شیعہ حضرات کی کرم نوازی ہے" ویسے امیر یزید اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دامن بالکل پاک ہے۔" (ص ۲۴۴)

۶۔ اسی طرح تاریخ ابنِ خلدون جلد ۲ میں ہے کہ:

"یہ سبائیوں اور ان کے ہمنوا احباب کے افتراء ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بالکل بری ہیں۔"

۷۔ شاہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ اسلام ص ۴۴/۲ پر لکھا ہے کہ:

"یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالفین کا غلط پروپیگنڈا ہے حالانکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بالکل بری ہیں۔"

۸۔ مولانا اکبر خاں نجیب آبادی نے تو جعدہ کا دامن بھی اس سازش سے مبرّا قرار دیا ہے۔ (تاریخ اسلام ص ۵۸۳/۱)

۹۔ ابنِ اثیر نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دامن پاک قرار دیا ہے۔ (ابنِ اثیر ص ۲۸۴/۲، حیاتِ حسن ص ۲۴۵)

۱۰۔ مشہور شیعہ مورخ یعقوبی نے بھی بالکل خاموشی اختیار کی ہے اگر امیر یزید و امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس میں ہاتھ ہوتا تو شیعہ مورخ ضرور تذکرہ کرتا۔ (دیکھئے، یعقوبی ص ۲۲۶/۲)

فِتْلْكَ عَشَرَۃٌ كَامِلَۃٌ۔

ان حوالہ جات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ زہر خورانی کا الزام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور امیر یزید پر غلط ہے... المختصر حضرت حسن رضی اللہ عنہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی وفات کے بعد یہودی اور مجوسی گٹھ جوڑ کی نظرِ انتخاب اب حضرت حسین بن علی رضؓ پر پڑی۔

محبانِ کوفہ کی خط و کتابت :

ادھر ۲۲ رجب ۶۰ھ ہجری کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس دارِ فانی کو خیر باد کہا اور بلا اختلاف، فاتح قسطنطنیہ[۱] امیر یزید مسندِ خلافت پر جلوہ گر ہوئے۔ اُدھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبانِ کوفہ کی خط و کتابت شروع ہو گئی۔ بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ بارہ ہزار خطوط حضرت حسین رضؓ کے پاس آئے۔ اور آخری خطوط کوفہ کے بڑے بڑے سرداروں کے تھے۔ جن میں سے سلیمان بن صرد خزاعی، حبیب، رفاعہ بن شداد، حبیب بن منظاہر قابلِ ذکر ہیں۔ (ناسخ التواریخ ص ۱۳۱/۲)

چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فی الحال میں بطورِ نائب اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل رضؓ کو بھیجتا ہوں۔ (ایضاً)

حضرت مسلم رضؓ کی روانگی :

حضرت حسین رضؓ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل رضؓ کو یہ پیغام دے کر روانہ فرمایا کہ اگر کوفہ والے اپنے بیانات اور خطوط میں سچے ہیں تو ہمیں کوفہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ حالات کا جائزہ لیں، اگر حالات سازگار ہوں تو واپسی اطلاع دیں۔ —— چنانچہ حضرت مسلم بن

---

[۱] یہ خداوندِ قدوس کا خصوصی انعام تھا کہ قتل و غارت سے بھی محفوظ رہے اور شہادت کے اعزاز و اکرام سے بھی سرفراز ہوئے۔ [۲] صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ"

"یعنی جو فوج سب سے پہلے قسطنطنیہ کا غزوہ کرے گی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

چنانچہ امیر یزید نے اپنے والدِ مکرم امیر معاویہ رضؓ کی زندگی (۵۱ھ) میں قسطنطنیہ کا غزوہ کیا اور کمان بھی امیر یزید کے ہاتھ میں تھی۔ اسی فضیلت کے حصول کے لیے حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ بچاسی سال کی عمر میں اس لشکر میں بھرتی ہوئے، اسی غزوہ میں شہادت پائی اور وہیں دفن ہوئے رضی اللہ عنہ۔ (منہاج السنہ ص ۲۴۵/۲) حضرت حسین رضؓ بھی اس جنگ میں شریک تھے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے البدایہ والنہایہ ص ۱۵۱/۸، تاریخِ عرب مرتب جسٹس امیر علی شیعہ ص ۸۴، ... ص ۱۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقیل رضؓ مدینہ منورہ روانہ ہوئے اور وہاں سے دو راہبروں کی معیت میں عازمِ کوفہ ہوئے۔ جب ریگستانی علاقہ میں پہنچے تو ان کے ایک ساتھی بوجہ شدتِ پیاس جاں بحق ہو گئے۔ حضرت مسلم رضؓ نے حضرت حسین رضؓ کو معذرت نامہ لکھا کہ مجھے اس منصب سے سبکدوش کیا جائے۔ مگر حضرت حسین رضؓ نے فرمایا۔ "جس طرح بھی ہوسکے کوفہ ضرور پہنچو!" —— چنانچہ حضرت مسلم بن عقیل رضؓ کوفہ پہنچے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے ہاں ٹھہر گئے۔ جب باشندگانِ کوفہ کو اطلاع ملی تو محبانِ حسین رضؓ جوق در جوق بیعت کے لیے آنے شروع ہو گئے حتیٰ کہ بارہ ہزار کوفیوں نے حضرت مسلم رضؓ کے ہاتھ پر حضرت حسین رضؓ کی بیعت کی اور بعض روایات میں اٹھارہ ہزار کا ذکر ہے۔ (ناسخ التواریخ بروایت ابواحنف) حضرت مسلم رضؓ نے ظاہری آؤ بھگت دیکھ کر محسوس کیا کہ کوفیوں کی نظریں حضرت حسین رضؓ کی متلاشی، اور دل ان کے لیے بے قرار ہیں۔ اپنے برادرِ مکرم حضرت حسین رضؓ کو خط لکھا کہ آپ جلدی تشریف لائیں اٹھارہ ہزار نفوس چشم براہ ہیں (ایضاً)

ادھر یزید کے طرفداروں نے جب یہ منظر دیکھا تو نعمان بن بشیر گورنر کوفہ سے کہا کہ آپ اپنی کمزوری کا کیوں مظاہرہ کر رہے ہیں؟ ملک میں فساد پھیل رہا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر نے کہا کہ جس قوت میں خدا کی ناراضگی ہو، اس سے کمزوری عزیز تر ہے جو مجھے خدا کی اطاعت سے باہر نہ لے جائے۔ اور جس کا پردہ اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے اس کا راز میں کیونکر فاش کروں؟ اس حق گوئی کا صلہ نعمان بن بشیر کو یہ ملا کہ کوفہ کی گورنری سے برطرف کر دیئے گئے (ایضاً)

جب یہ خبر امیر یزید تک پہنچی تو انہوں نے اپنے مشیرِ خاص سرجون سے مشورہ کیا۔ اس نے جواباً کہا، اگر میرا مشورہ قبول ہے تو پھر عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر بنایا جائے۔ چنانچہ یزید نے ابنِ زیاد کو حکم نامہ لکھا کہ ہم نے بصرہ کے ساتھ تمہیں کوفہ کی گورنری بھی سونپ دی ہے۔ ابنِ زیاد چند سرداروں کی معیت میں کوفہ پہنچا اور اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو تین ہزار درہم دیکر بھیجا کہ تم اپنے آپ کو اہلِ حمص سے ظاہر کرو اور حضرت مسلم بن عقیل رضؓ کی بیعت کر کے یہ رقم ان کو دے دو اور جملہ امور کا مکمل پتہ کرو۔ چنانچہ اس غلام نے نہایت ہوشیاری اور مکاری کے ساتھ تمام خفیہ امور کا پتہ لگایا اور تین ہزار درہم پیش کئے۔ بیعت کر کے واپس آیا اور ابنِ زیاد کو تمام مخفی امور سے خبردار کیا۔ جب حضرت مسلم رضؓ کو ابنِ زیاد کی یہ مکاری معلوم ہوئی تو آپ نے عوسجہ کے گھر کو خیرباد کہہ کر ہانی بن عروہ مرادی کے ہاں قیام کیا (طبری)

ہانی بن عروہ اور ابنِ زیاد: عبید اللہ بن زیاد بڑا ہشیار اور چالاک تھا۔ اس نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہلِ کوفہ کے سرداروں سے کہا کہ ہانی بن عروہ ملاقات کے لیے نہیں آئے۔ جب ابنِ عروہ کو اطلاع ملی تو وہ سوار ہو کر ملاقات کے لیے آئے۔ ابن زیاد نے دیکھتے ہی سوال کیا کہ "مسلم بن عقیل کہاں ہے؟"۔ ہانی نے جواباً فرمایا کہ "مجھے کیا معلوم ہے"۔ اس وقت ابنِ زیاد کا وہ غلام (جو تین ہزار درہم دے کر بیعت کر آیا تھا) حاضر ہوا تو ہانی بن عروہ گھبرائے۔ دست بستہ ہو کر کہنے لگے کہ "اے والیٔ کوفہ مجھے معاف کیا جائے۔ خدا کی قسم وہ خود آئے اور یہ مروت کے خلاف تھا کہ میں ان کو دھکے دے کر باہر نکالتا، میں نے انہیں ٹھہرا لیا ہے" ابنِ زیاد نے کہا کہ مسلم بن عقیل کو پیش کرو۔ تو ہانی بن عروہ مرادی نے جواب دیا "خدا کی قسم اگر وہ میرے پاؤں کے تلے بھی ہوتے تو میں ان پر سے قدم نہ اٹھاتا" ابنِ زیاد نے ہانی بن عروہ کو پکڑ کر بہت زدوکوب کیا یہاں تک کہ ہانی شدید زخمی ہو گئے۔ محل کے ایک حصہ میں ہانی کو قید کر دیا۔ جب یہ اطلاع ہانی کے قبیلے مذحج کو ملی تو انہوں نے قصرِ شاہی کا محاصرہ کر لیا۔

ابنِ زیاد نے جب یہ شور سنا تو دریافت کیا کہ "یہ کیا ہے"؟ لوگوں نے جواب دیا کہ "ہانی کے قبیلے نے قصرِ شاہی کا محاصرہ کر رکھا ہے اور یہ ہتھیاروں کی جھنکار ہے"۔ ابنِ زیاد نے قاضی شریح کو حکم دیا کہ "مجمع کو ٹھنڈا کیجئے، ہم نے ہانی کو صرف مسلم بن عقیل کی تحقیقات کے لیے ٹھہرایا ہے۔ بعد از دریافتِ حالات چھوڑ دیا جائے گا"۔ قاضی شریح کے کہنے پر مجمع منتشر ہو گیا۔

کوفیوں کی غداری:

حضرت مسلم بن عقیل رضی کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے لشکر کو پکارا۔ چالیس ہزار کوفی حضرت مسلم بن عقیل رضی کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ ادھر ابنِ زیاد نے سردارانِ کوفہ کو قصرِ شاہی میں اکٹھا کر کے پرزور تقریر کی، ڈرایا، دھمکایا۔ اتنے میں حضرت مسلم بن عقیل رضی کا لشکر (چالیس ہزار) بھی قصرِ شاہی کے دروازے پر آ پہنچا تو سردارانِ کوفہ نے انہیں واپس لوٹ جانے کی تلقین کی۔ حضرت مسلم رضی کے ساتھی (سفید ہاتھی) ایک ایک کر کے دشمنوں سے ملنے لگے غروبِ آفتاب سے پہلے یہ لوگ (کوفی لایوفی) ہزاروں کی تعداد میں دشمنوں سے جا ملے۔ آپ کے ساتھ صرف پانچصد آدمی رہ گئے۔ (ناسخ التواریخ، طبری بروایت عمار الدہنی شیعہ)

حضرت مسلم رضی اور ہانی کی شہادت:

جب آپ بالکل تنہا رہ گئے تو وہاں سے چل دیئے۔ ایک عورت کے گھر پہنچ کر پانی طلب کیا۔ آب نوشی کے بعد وہاں کھڑے کچھ سوچنے لگے۔ اس عورت نے دریافت کیا کہ آپ کس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تردد میں ہیں"؟ حضرت مسلمؓ نے جواب دیا، "میں مسلم بن عقیل ہوں، اگر اجازت ہو تو چپکے سے رات بسر کر لوں"؟ اس عورت نے منظور کر لیا۔ آپ رات بسر کرنے کے لیے وہیں ٹھہر گئے۔ اس عورت کا لڑکا محمد بن اشعث کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اس نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کی اطلاع محمد بن اشعث کو کر دی اور اس نے یہ اطلاع ابن زیاد تک پہنچا دی۔ ابن زیاد نے عمرو بن حریث المخزومی اور عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کو حضرت مسلمؓ کی گرفتاری کے لیے روانہ کیا۔ انہوں نے فوج لے کر گھر کا محاصرہ کر لیا۔ جب ہتھیاروں کی جھنکار نے حضرت مسلم بن عقیل کو خبردار کیا، اور آپ نے دیکھا کہ ہر شخص مسلح سوار میرے خون کا پیاسا ہے تو بہادری اور شجاعت کے خاندانی جوہر نے اس نامردی کی موت سے روک لیا۔ تلوار سونت کر میدان میں آ گئے اور مبارزت کے لیے للکارا۔ جب کوئی آپ کو شہید نہ کر سکے تو دور سے پتھر برسانے لگے۔ اس وقت حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے دردناک لہجے میں فرمایا:

"مَا لَكُمْ تَرْمُوْنَ كَمَا تُرْمِيَ الْكُفَّارُ وَ اَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الْاَنْبِيَاءِ الْاَبْرَارِ اَلَا تَرْعُوْنَ حَقَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ"

لیکن اس فریاد کا کوئی اثر ان سنگدلوں پر نہ ہوا۔ حضرت مسلمؓ کی گریہ زاری بے سود ثابت ہوئی اور بالآخر اپنے ہی اعوان و انصار کے ہاتھوں عبید اللہ بن زیاد کے دربار میں حاضر کیے گئے۔ اس خونخوار درندے نے دیکھتے ہی حکم دیا کہ قصرِ شاہی کے کنگورے پر چڑھا کر ان کی گردن اڑا دی جائے چنانچہ حضرت مسلمؓ نے آخری وقت یہ وصیت فرمائی:

"اَنْ تَكْتُبُوْا اِلٰى سَيِّدِيْ الْحُسَيْنِ اَنْ يَرْجِعَ عَنْكُمْ فَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ خَرَجَ بِنِسَائِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَنِيْ اِرْجِعْ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ بِاَهْلِ بَيْتِكَ وَلَا يَغُرَّنَّكَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ اَبِيْكَ الَّذِيْ يَتَمَنّٰى فِرَاقَهُمْ بِالْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ اِنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ فَقَدْ كَذَّبُوْكَ"

بعد ازاں اپنے ہی اعوان و انصار کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا اور اسی وقت ہانی بن عروہ مرادی بھی شہید کر دیے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ (جاری ہے)

● خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ شکریہ! (منیجر)

© rasailojaraid.com